کیکڑا (Crabs) کھانا فقہاء احناف اور فقہاء شافعیہ کے نزدیک حرام ہے

از: محمد شفیع قاسمی بن ڈاکٹر علی ملپا بھٹکلی شافعی

الحمدللّٰہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی آلہ وأصحابہ أجمعین

اللّٰھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعه وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابه (اے اللّٰہ حق کو واضح فرما اور اس پر عمل کی توفیق عطا فرما اور باطل کو بھی واضح فرما اور اس سے بچنے کی توفیق عطا فرما)

حالیہ چند سالوں سے ہمارے علاقہ میں کیکڑا کھانے کا رواج بہت ہی عام ہو گیا ہے۔ اور لوگ اس کی تشہیر بھی کر رہے ہیں، اور بڑے شہروں میں مسلمانوں کے ہوٹلوں میں بڑی اہمیت کے ساتھ کیکڑے کا سالن اور بریانی کا بورڈ لگایا جاتا ہے۔ حالانکہ ہمارے بچپن میں کیکڑا کھانا ناجائز سمجھا جاتا تھا۔ ہم نے اس سلسلہ میں تحقیق کی اور کتب شافعیہ کا مطالعہ کیا تو دیکھا کہ اکثر فقہاء شوافع کے نزدیک کیکڑا کھانا حرام ہے۔ دو سال قبل کیکڑا کی حرمت پر ہم نے ایک رسالہ لکھا اور اس کو آن لائن پر شائع کیا، کیکڑا کھانے والوں میں سے کچھ لوگوں نے اس رسالہ کے خلاف لکھا، اور وقتاً فوقتاً واٹس آپ پر کیکڑا کھانے کی تشہیر بھی کرتے رہے، اس وقت ہم نے اس کا جواب دینا مناسب نہیں سمجھا، ہمارا مقصد حلت وحرمت کو بیان کرنا تھا، نہ کہ کسی کو زبردستی روکنا، مگر افسوس کہ ۱۹/۲۰/ جنوری ۲۰۱۹ء تلوجہ میں منعقدہ فقہی سیمینار میں کیکڑا کو بھی موضوع بنایا گیا، لائیو (Live) پر اس سیمینار کی کاروائی کو دیکھنے کا موقع ملا، آخری نشست میں کیکڑا پر جو بحث ہوئی اس کو دیکھ کر دکھ بھی ہوا اور حیرت بھی ہوئی، سیمینار کا مقصد جدید مسائل کا حل ہونا چاہیئے تھا، جن مسائل کا ذکر وحل کتابوں میں موجود ہے، اس پر بحث کرنا اور حکم لگانا تحصیل حاصل ہے۔ اس سلسلہ کے مقالات کو مکمل پڑھنے کا موقع نہیں دیا گیا، بلکہ اس کی تلخیص کر کے اس کو نیم جان کر دیا گیا، پھر عرض مسئلہ میں اس کو مکمل بے جان کر دیا گیا، اس لئے کہ عرض کرنے والے کا فکر اور اس کا نقطہ نظر غالب آنا لازمی ہے، مناقشہ کے وقت دلائل کے وزن کے مقابلہ میں آراء کے وزن کو دیکھا گیا، اسٹیج پر ایک مقتدر شخصیت نے کیکڑا کے حلال ہونے کی دلیل یہ دی کہ دبئ میں حنفی اور شافعی سب کھاتے ہیں، اور ایک صاحب نے کہا کہ سانپ اگر سمندر کے باہر آ کر مر جائے تو وہ حلال ہے، جبکہ جمہور فقہاء شوافع کے نزدیک سانپ کا کھانا حرام ہے۔ اور حاضرین میں سے اکثروں نے کیکڑے کی حلت پر فیصلہ صادر کرنے پر اصرار بھی کیا، مسائل شرعیہ کا اس طرح اسٹیج پر حل کرنا اور جائز و ناجائز کا فیصلہ کرنا امر مستحسن نہیں ہے، بلکہ خطرہ ہی خطرہ ہے۔ رسول اللّٰہ ﷺ کا ارشاد ہے۔

الحلال بین والحرام بین وبینهما مشبهات لا یعلمها کثیر من الناس، فمن اتقی المشبهات استبرأ

لـديـنـه وعرضه... یعنی حلال واضح ہےاورحرام واضح ہے،مگران دونوں کے درمیان مشتبہات ہیں،جومشتبہات سے بچے گاوہ حرام میں مبتلا ہونے سے محفوظ رہے گا۔کیکڑا کی حلت کے سلسلہ میں بعض حضرات **وما يعيش في البر والبحر** کا اصول بیان کرتے ہیں۔یہ اصول جامع اور مانع نہیں ہے،اس ضمن میں فقہاء شافعیہ نے مختلف اصول بیان کئے ہیں۔(۱) سمندروں کے جملہ جانوروں کا کھانا حلال ہے۔یہ قول امام شافعیؒ اور بعض فقہاء شوافع کی طرف منسوب ہے۔امام نوویؒ لکھتے ہیں۔**الصحيح المعتمد أن جميع ما في البحر تحل ميتته إلا الضفدع. (المجموع شرح المهذب ۸/۳۳)** اس اصول کو بہت سے فقہاء شوافعیہ نے قبول نہیں کیا ہے۔امام نوویؒ کی دوسری عبارت سے اس قول کی تردید ہوتی ہے۔**أن ميتات البحر كلها حلال إلا ما خُصَّ منها وهو الضفدع والسرطان وهذا هو الصحيح. (المجموع شرح المهذب ۱/۸۴)**

(۲) جو خشکی کا جانور حلال ہے، وہ پانی کا جانور بھی حلال ہے،اور جو خشکی کا جانور حرام ہے، وہ پانی کا جانور بھی حرام ہے۔اس اصول کے تحت خنزیر، کتا، سانپ، سمندری بچھو(کیکڑا) وغیرہم کا کھانا حرام ہوگا، امام ابواسحاق شیرازی شافعیؒ لکھتے ہیں۔**ما أكل شبهه من البر أكل ومالا يؤكل شبهه لم يؤكل. (التنبيه فى الفقه الشافعى)**

امام نووی شافعیؒ لکھتے ہیں۔**إن أكل مثله فى البر حل وإلا فلا ككلب وحمار. (منهاج الطالبين ۱/۳۲۲)**

(۳) جس طرح خشکی کے خبائث کیڑے مکھوڑے، زہریلے جانور، کیچڑ وگندگی حرام ہے، سمندر کی بھی یہ چیزیں کھانا حرام ہے۔

امام محمد بن محمد غزالی شافعیؒ (متوفی ۵۰۵ھ ہجری) لکھتے ہیں۔**كل ما استخبثه العرب فهو حرام قال الله تعالى (يسألك ماذا أحل لهم قل أحل لكم الطيبات) وإنما خرج على ما هو طيب عندهم فالحشرات كلها مستخبثة وكانت العرب تستخبث الباز والشاهين والنسر والصقر كما تستخبث العظاية واللحكاء والخنافس واللحكاء دويبة تغوص فى الرمل مثل الأصبع والعظاية مثل الوزغ والضفدع والسلحفاة من المستخبثات وكذا السرطان. (الوسيط ۷/۱۶۳)**

(۴) جو جانور پانی اور خشکی دونوں جگہ زندہ رہتا ہو وہ حرام ہے۔اس صول کے تحت فقہاء نے سرطان کو بھی حرام لکھا ہے۔ **وقسم يعيش فى البر والبحر معا كالضفدع والسرطان والحية والتمساح فلا يحل شىء منها لا ميتا ولا ذكيا. (التهذيب فى الفقه الامام الشافعى)**

(۵) حوت سمک یعنی مچھلی حلال ہے۔باقی سب حرام ہے۔یہ قول فقہاء احناف اور امام شافعیؒ اور بعض فقہاء

شوافع کا ہے۔اس اصولی اختلاف کی وجہ سے فقہاء شافعیہ کے بہت سے اقوال منقول ہیں۔لہذا کسی ایک اصول یا کسی ایک فقیہ کے قول پر اصرار کرنا صحیح نہ ہوگا۔ بلکہ جمہور فقہاء شافعیہ نے صراحت سے جن چیزوں کو حلال یا حرام لکھا ہے، وہی قابل عمل ہوگا۔

کیکڑا کو حلال کہنے والوں نے جب یہ محسوس کیا کہ کیکڑا کی حلت پر کوئی مضبوط دلائل نہیں ہیں تو اب کیکڑا کی دو قسمیں کہنا شروع کیا۔(۱)وہ کیکڑا جو پانی سے باہر آنے کے بعد زندہ رہتا ہے، وہ حرام ہے،(۲)وہ کیکڑا جو پانی سے باہر آنے کے بعد مر جاتا ہے، وہ حلال ہے۔اس سے پہلے کسی فقیہ نے کیکڑا کی قسمیں نہیں لکھی ہے،فقہاء نے کیکڑا کو مطلقا حرام لکھا ہے۔اور ہم ساحلی علاقہ میں رہنے کے باوجود بھی نہیں دیکھا۔فقہاء احناف اور جمہور فقہاء شوافع کے نزدیک مطلق کیکڑا جو پانی کے باہر زندہ رہے یا نہ رہے حرام ہے۔لہذا **وما یعیش فی البر والبحر** اور **وما لا یعیش إلا فی الماء** کی بحث کر کے کیکڑا کو حلال کہنا کسی طرح صحیح نہیں ہے۔

بعض قدیم فقہاء نے کیکڑا کو خبائث میں شامل کیا ہے، خبائث کا کھانا نص قطعی سے حرام ہے۔اللّٰہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ **ویحل لهم الطیبات ویحرم علیهم الخبآئث** (طیبات کو حلال کیا ہے اور خبائث کو حرام قرار دیا ہے)

امام محمد بن محمد غزالی شافعیؒ (متوفی ۵۰۵ھ ہجری) لکھتے ہیں۔ **کل ما استخبثه العرب فهو حرام قال اللّٰه تعالی (یسألک ماذا أحل لهم قل أحل لکم الطیبات) وإنما خرج علی ما هو طیب عندهم فالحشرات کلها مستخبثة وکانت العرب تستخبث الباز والشاهین والنسر والصقر کما تستخبث العظایة واللحکاء والخنافس واللحکاء دویبة تغوص فی الرمل مثل الأصبع والعظایة مثل الوزغ والضفدع والسلحفاة من المستخبثات وکذا السرطان. (الوسیط ۷/۱۶۳)** اور بعضوں نے کیکڑا کو **عقرب الماء** یعنی سمندری بچھو لکھا ہے، خشکی کے بچھو کا کھانا حرام ہے، اس لئے سمندری بچھو کا کھانا بھی حرام ہوگا۔ **أما السرطان وهو حیوان البحر ویسمی عقرب الماء. (کاشفة السجا فی شرح سفینة النجا)** اور بعضوں نے سرطان کو ضرر یعنی صحت کیلئے مضر ہونے کی وجہ سے حرام لکھا ہے۔

علامہ سراج الدین عمر ابن ملقن شافعیؒ (متوفی ۸۰۴ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

وأما السرطان والحیة، فلما فیهما من الضرر، وکذا ذات السموم. (عجالة المحتاج إلی توجیه المنهاج، ص ۱۷۴۷) (یعنی کیکڑا اور سانپ کی حرمت ضرر کی وجہ سے ہے، اور اسی طرح جملہ زہریلے جانور بھی حرام ہیں)

فقہاء نے صراحت کے ساتھ سانپ، بچھو، کیکڑا، کچھوا، مینڈک کو حرام لکھا ہے، **وما یعیش فی البر والبحر** اور **وما لا یعیش إلا فی الماء** کی بحث کر کے ان جانوروں کو حلال کرنے کی کوشش کرنا صحیح نہیں ہے۔ ذیل میں فقہاء کے چند اقوال نقل کئے جاتے ہیں جس میں صراحت کے ساتھ کیکڑا کو حرام لکھا ہے۔

(۱) علامہ محمد بن محمد غزالی شافعیؒ (متوفی ۵۰۵ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

کل ما استخبثه العرب فهو حرام قال اللّٰہ تعالی (یسألک ماذا أحل لهم قل أحل لکم الطیبات) وإنما خرج علی ما هو طیب عندهم فالحشرات کلها مستخبثة وکانت العرب تستخبث الباز والشاهین والنسر والصقر کما تستخبث العظایة واللحکاء والخنافس واللحکاء دویبة تغوص فی الرمل مثل الأصبع والعظایة مثل الوزغ والضفدع والسلحفاة من المستخبثات وکذا السرطان. (الوسیط ۷/۱۶۳)

(۲) علامہ محمد بن احمد قفال شاشی شافعیؒ (متوفی ۵۰۷ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

وأما حیوان الماء فالسمک منه حلال والضفدع حرام، قال القاضی ابو الطیب رحمه الله وکذلک النسناس لأنه یشبه الآدمی، قال الشیخ أبو حامد رحمه الله والسرطان مثله. (حلیة العلماء)

(۳) علامہ ابوالحسن یحیٰی عمرانی شافعیؒ (متوفی ۵۵۸ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

ولا یحل أکل الضفدع.... قال الشیخ أبوحامد: والسرطان مثله لا یحل أکله، قال القاضی أبوالطیب وکذلک النسناس لایحل، لأنه علی خلقة الآدمی. (البیان فی مذهب الإمام الشافعی)

(۴) امام ابوبکر کاسانی حنفیؒ (متوفی ۵۸۷ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

وقوله عز شأنه ویحرم علیهم الخبائث(الأعراف۱۵۷)

والضفدع والسرطان والحیة ونحوها من الخبائث. (بدائع الصنائع۵/۳۵)

ترجمہ: اللّٰہ تعالی کا ارشاد ہے۔ **ویحرم علیهم الخبائث** (یعنی ان پر خبائث حرام کردئے گئے ہیں) خبائث سے مراد مینڈک، کیکڑا، سانپ وغیرہم ہیں۔

(۵) علامہ ابوزکریا یحیٰی نووی شافعیؒ (متوفی ۶۷۶ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

أن میتات البحر کلها حلال إلا ما خُصَّ منها وهو الضفدع والسرطان وهذا هو

الصحيح.(المجموع شرح المهذب ۱/۸۴)

وعد الشيخ أبو حامد وإمام الحرمين من هذا الضرب الضفدع والسرطان وهما محرمان على المذهب الصحيح المنصوص وبه قطع الجمهور وفيهما قول ضعيف انهما حلال وحكاه البغوى فى السرطان عن الحليمى، وذوات السموم كالحية وغيرها حرام بلا خلاف (وأما) التمساح فحرام على الصحيح المشهور وبه قطع المصنف فى التنبيه والأكثرون وفيه وجه (وأما) السلحفاة فحرام على أصح الوجهين.(المجموع شرح المهذب ۹/۳۲)

(۶) علامہ احمد المعروف ابن رفعہ شافعیؒ (متوفی ۷۱۰ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

والصحيح تحريم الضفدع والسرطان والسلحفاة، وبه جزم الماوردى والبندنيجى.(كفاية النبيه فى شرح التنبيه۸/۲۴۹)

ترجمہ: صحیح قول کے مطابق مینڈک، کیکڑا، اور کچھوا کا کھانا حرام ہے۔اور یہی موقف امام ماوردیؒ اور امام بندنیجیؒ کا ہے۔

(۷) علامہ سراج الدین عمر ابن ملقن شافعیؒ (متوفی ۸۰۴ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

وأما السرطان والحية، فلما فيهما من الضرر، وكذا ذات السموم.(عجالة المحتاج إلى توجيه المنهاج،ص ۱۷۴۷)

ترجمہ: کیکڑا اور سانپ کی حرمت ضرر کی وجہ سے ہے، اور اسی طرح جملہ زہریلے جانور بھی حرام ہے۔

(۸) علامہ کمال الدین محمد دمیری شافعیؒ (متوفی ۸۰۸ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

وأما السرطان فلاستخباثه. (النجم الوهاج فى شرح المنهاج ۹/۵۴۲)

ترجمہ: کیکڑا کی حرمت اس کے خبث کی وجہ سے ہے۔

(۹) علامہ ابوبکر حسینی حصنی شافعیؒ (متوفی ۸۲۹ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

يحرم الضفدع والسرطان والسلحفاة على الراجح والله أعلم. (كفاية الأخيار فى حل غاية الاختصار ۱/۵۲۷)

ترجمہ: راجح قول کے مطابق مینڈک، کیکڑا، اور کچھوا کا کھانا حرام ہے۔ اللہ اعلم

(۱۰) علامہ سلیمان بجیرمی شافعیؒ (متوفی ۱۲۲۱ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

(وسرطان) ويسمى عقرب الماء (وحية) ونسناس وتمساح وسلحفاة بضم السين

وفتح اللام لخبث لحمها.(حاشية البجيرمی علی المنهاج٦ ١ / ١٧)

ترجمہ: کیکڑا جس کو پانی کا بچھوبھی کہا جاتا ہے، سانپ، نسناس (بندر کے مشابہ ایک جانور ہے)، مگرمچھ، کچھوا کا کھانا حرام ہے، اس کے گوشت کے خبیث ہونے کی وجہ سے۔

(١١) علامہ محمد بن علی شوکانی یمنیؒ (متوفی ١٢٥٠ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

ومن المستثنى التمساح والقرش والثعبان والعقرب والسرطان والسلحفاة للاستخباث والضرر اللاحق من السم. (نيل الأوطار ٩ / ٢٣)

ترجمہ: سمندری جانوروں میں مگرمچھ، سمندری کُتا، ازدھا، بچھو، کیکڑا، کچھوا حلال نہیں ہیں، ان کے خبث اورنقصاندہ ہونے کی وجہ سے۔

(١٢) علامہ عبدالغنی دمشقی حنفیؒ (١٢٩٨ھ) لکھتے ہیں۔

كالضفدع والسلحفاة والسرطان والفأر والوزغ والحيات لأنها من الخبائث.(اللباب فی شرح الكتاب)

مذکورہ بالاعبارتوں میں فقہاء نے کیکڑا کوضرر، خبث، عقرب الماء کی وجہ سے حرام لکھا ہے، لہذا **وما يعيش في البر والبحر** اور **وما لا يعيش إلا في الماء** کی بحث کر کے کیکڑا کوحلال سمجھنا کسی طرح صحیح نہیں ہوسکتا۔ اورصاحب علم وفضل کا شیوہ نہیں ہوسکتا۔ **وما علينا الى البلاغ**

شائع کردہ: شعبہ فقہی مسائل ادارہ رضیۃ الابرار بھٹکل

٢٦ / جمادی الاول ١٤٤٠ھ ہجری مطابق ٢ / فروری ٢٠١٩ء عیسوی بروز سنیچر